[illegible] کی تعمیر کے لئے کی ہے۔ اور یہ امر اب یقینی ہوگیا ہے کہ اس زمین پر سیاحت کے نام سے کچھ عمارتوں کی تعمیر شروع ہو جائے گی۔ اور اس کے بعد رام مندر کی تعمیر کا سلسلہ شروع ہوگا۔ رام مندر کے نام سے ایک بڑی دیوار خاص مسجد سے متصل بنائی جا چکی ہے۔ اب اس دن کا انتظار ہے کہ ہر طرح کے قاعدوں اور ضابطوں کو نظر انداز کر کے کب مسجد کا ڈھانچہ گرا دیا جائے اور یہ سارا قصہ ہی ختم کر دیا جائے اس سلسلہ میں عدالت میں زیر سماعت کیسوں کو بھی وقت آنے پر نظر انداز کر دیا جائے گا۔ ادھر نئی دلّی میں بھاجپا کی لابی پوری طرح اس کے لئے کوشاں ہے کہ مرکز کو ہر طرح کی کارروائی سے روکا جائے۔ ایک دفعہ وزیر داخلہ نے یو۔ پی حکومت کو معمولی سی دھمکی دی تھی تو یہ لابی پنجے جھاڑ کر مرکزی حکومت کے پیچھے پڑ گئی تھی جب تک مرکز میں نرسمہا راؤ سرکار ووٹوں کے معاملہ میں بھاجپا کی محتاج رہے گی۔ وہ اسکا دباؤ بھی برداشت کرتی رہے گی۔ اس لئے مرکز سے کچھ زیادہ توقعات رکھنا بھی فضول ہے۔

یو۔ پی حکومت اگرچہ بابری مسجد ایکشن کمیٹی کو بات چیت کی دعوت دے چکی ہے مگر یہ برائے نام ہے۔ اب کھل کر یہ بات سامنے آگئی ہے کہ اسی طرح باتوں میں لگا کر یو۔ پی سرکار اپنا کام کرتی رہے گی۔ یو۔ پی سرکار کو ویسے بھی اس کام کی جلدی اس لئے ہے کہ وشو ہندو پریشد اس کام کا سہرا اپنے سر باندھنا چاہتا ہے۔ اندرونی طور پر بھاجپا اور وشو ہندو پریشد کے درمیان روز بروز اختلافات کا دائرہ وسیع ہوتا جارہا ہے۔ یو۔ پی سرکار اب اس کام میں تاخیر نہیں کرنا چاہتی۔ چونکہ اس سے نہ صرف یو۔ پی میں ان کا اقتدار برقرار رہے گا بلکہ سارے ملک کا اقتدار ہاتھ میں لینے کا منصوبہ بھی تکمیل کو پہونچے گا۔ یہ صورت حال ہے جس میں مسلمانان ہند پھنسے ہوئے ہیں۔ اس سے نکلنے کی کیا صورت ہے۔ مسلم قیادت کو اس بارے میں سوچنا چاہیئے۔

سیاست اور جرائم پیشہ

لوک سبھا کے اجلاس میں ممبران نے عام طور پر اس رائے سے اتفاق کیا کہ مختلف سیاسی پارٹیوں میں جرائم پیشہ عناصر گھس گئے ہیں اور یہ کہ ان عناصر سے سیاست کو نجات دلائی جانی چاہیئے۔

... اس احساس پہ ہی ایک شعر یاد آیا

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

... تو سیاست میں معیار اور اصولوں کا زوال ۱۹۴۷ء میں آزادی کے بعد سے ہی شروع ہو گیا تھا، لیکن گذشتہ ۲۰ برسوں میں سیاست اور جرائم کا رشتہ اتنا گہرا ہو گیا کہ عوام ان دونوں کو مترادف سمجھنے لگے۔ آیا سیاستداں خود جرائم پیشہ بن گئے۔ یا جرائم پیشہ لوگ سیاسی صفوں میں آگئے۔ اس کا پتہ تو کمیشن کے ذریعہ انکوائری کے بعد ہی چلایا جا سکے گا۔ لیکن تو علانیہ نظر آتی ہے کہ ہر سیاسی پارٹی میں جرائم پیشہ لوگ ہیں۔ ایک انگریزی کہاوت ہے۔ "ہر بدمعاش کی آخری پناہ گاہ سیاست ہے" یہ تو پہلے زمانہ کی بات ہے۔ اب بدمعاشی کا آغاز ہی سیاست سے ہوتا ہے۔ ہر سیاسی پارٹی "وقت ضرورت" کام آنے کے لئے جرائم پیشہ عناصر کو پروان چڑھاتی ہے۔ یہ جرائم پیشہ سیاستدانوں کے سیاسی مقاصد کی تکمیل میں مدد دیتے ہیں۔ اور سیاستداں بدلہ میں ان کے جرائم پر پردہ ڈالتے ہیں۔ یوں دونوں کا کاروبار چل رہا ہے۔ علاوہ ازیں ہر سیاسی پارٹی نے اپنی ایک دفاعی لائن بنا رکھی ہے۔ اس دفاعی لائن میں مجرموں کو ہی بھرتی کیا جاتا ہے۔ یہ غنڈہ عناصر وقت آنے پر ان سیاسی پارٹیوں کی صف اوّل میں ہوتے ہیں۔ اور ترقی کر کے اوپر کی منزل تک بھی پہونچ جاتے ہیں۔ ہماری سیاست ان جرائم پیشہ عناصر سے اتنی آلودہ ہو چکی ہے کہ اس کے علاج کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ ہم ممبران لوک سبھا کے ممنون ہیں کہ ان کی نگاہ سیاست کے اس عیب پر پڑ گئی۔ ورنہ ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ اس معاشرہ میں ضمیر مردہ ہو چکے ہیں۔ اور کہنے سننے کا کچھ فائدہ نہیں۔

یہ ایک دو دن کی بات نہیں۔ سالہا سال میں اس مرض نے یہ شکل اختیار کی ہے۔ اس بات کو کون نہیں جانتا کہ یو۔پی میں کئی ممبران اسمبلی ایسے ہیں۔ جن کا پس منظر انتہائی خراب ہے۔ کئی کئی فوجداری کیس پہلے سے ان کے خلاف چل رہے ہیں، ڈکیتی تک کے الزامات انکے خلاف ہیں۔ اسی طرح بہار میں کئی مافیا گروپ ہیں۔ ان گروپوں کے پیچھے برسر اقتدار پارٹی ہے۔ یہ مافیا گروپ مزدوروں، کسانوں اور ٹریڈ یونینوں کو کچلنے کے لئے بنائے گئے۔ بہار سے کبھی کبھی تشدد کے لرزہ خیز واقعات کی خبریں ملتی ہیں۔ ان میں کسی ایک یا دوسرے مافیا گروپ کا ہاتھ ضرور